فون نمبر ۷۹ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ
بجز چہارشنبہ
فی پرچہ ایک آنہ نصف پائی (دس بقایا) ۱۰ نئے پیسے
۱۱ رجب ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۰ فتح ۱۳۴۰ ہش | ۲۰ دسمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دوپہر کے بعد حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

کل حضور ۱۱ بجے دن کے قریب سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے

احباب جماعت التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

جلسہ سالانہ اپنی عظیم الشان برکتوں کے ساتھ قریب سے قریب تر آرہا ہے

اہل ربوہ مسیح پاک کے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کی تیاریوں میں بصد اشتیاق مصروف ہیں

جلسہ گاہ مہمانوں کی رہائش اور قیام و طعام کے جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے

ربوہ ۱۹ دسمبر۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب سے قریب تر آرہے ہیں۔ یعنی وہ زمانہ اور وہ روزگار پھر ہماری طرف دوڑا چلا آرہا ہے کہ جب ہمیں آسمانی برکتوں اور سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھرنے، رضائے الٰہی کے سلسلہ میں اپنی دلی مرادیں پانے اور اپنے دلوں کو روحانی کیف و سرور سے ہمکنار کرنے کے بے حساب مواقع میسر آئیں گے۔ اس بابرکت، مقدس اور الٰہی جلسے کے شروع ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں۔

چنانچہ آجکل اہل ربوہ مسیح پاک علیہ السلام کے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کی تیاریوں میں بصد اشتیاق مصروف ہیں اور چشم براہ ہیں کہ شمع احمدیت کے پروانے آئیں۔ پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آئیں دیوانہ وار آئیں اور اس طرح یاتیاتی من کل فج عمیق کے خدائی وعدے کو نہایت باشان طریق پر ایک دفعہ پھر پورا کر دکھائیں۔

کل افسر جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نمائندہ الفضل کو ایک خصوصی ملاقات میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ گاہ اور مہمانوں کے قیام و طعام کے جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ چند روز تک جلسے کے تمام انتظامی شعبے پوری رفتار سے حرکت میں آکر مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور ان کو ہر ممکن آرام پہنچانے کے لئے یکسر مستعد ہو جائیں گے۔ اور نہایت وسیع پیمانے پر کام کا آغاز کر دیں گے۔

جلسہ گاہ

امسال جلسہ نصرت گرلز ہائی سکول کی بجائے محلہ دارالرحمت شرقی اور محلہ دارالبرکات کے درمیانی میدان میں جو مسجد اقصیٰ اور اصل اور مستقل جلسہ گاہ کی تعمیر کے لئے مخصوص ہے منعقد ہو رہا ہے۔ یہ وہی میدان ہے جس میں پہلے مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا کرتا تھا۔ جلسہ گاہ تک پہنچنے کے لئے فضل عمر ہسپتال سے ریلوے کراسنگ تک تو پہلے ہی پختہ سڑک موجود ہے۔ اب ریلوے کراسنگ سے جلسہ گاہ تک کے کچے راستہ کو بھی روڑی وغیرہ کوٹ کر پختہ کر دیا گیا ہے تاکہ احباب کو جلسہ گاہ تک پہنچنے میں آسانی رہے۔ علاوہ ازیں جلسہ گاہ کے قریب ایک ٹیوب ویل لگا کر وضو کے لئے پانی کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ مستورات کا جلسہ امسال نصرت گرلز کالج کی بجائے نصرت گرلز ہائی سکول کے احاطہ میں منعقد ہوگا۔

رہائش گاہیں

انشاء اللہ تعالیٰ امسال رہائش کے انتظام میں گزشتہ سال کی نسبت زیادہ سہولت رہے گی کیونکہ جامعہ احمدیہ اور اس کے ہوسٹل کی نو تعمیر شدہ عمارتیں بھی امسال استعمال میں آسکیں گی۔ جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت تعمیر ہونے کے باعث نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارت جس میں پہلے جماعتی نظام کے تحت مرد ٹھہرا کرتے تھے۔ اب مستورات کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔ مستورات کی رہائش کے لئے پہلے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں شامیانوں اور قناتوں سے تین بڑے بڑے ہال بنا دیئے جاتے تھے۔ امسال ایسے ہال بنانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اور تمام مستورات م آرام سے پختہ عمارتوں میں ہی ٹھہر سکیں گی۔ ان کی رہائش کے لئے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ نصرت گرلز کالج اور نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارتیں جو ایک دوسرے سے ملحق ہیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔ (باقی)

ضروری اعلان

برائے رضاکاران بر موقعہ جلسہ سالانہ

باہر سے آنے والے جن انصار و خدام نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی ادا کرنی ہے وہ اپنے نام دفاتر انصار و خدام میں بھجوائے ہیں وہ مورخہ ۲۴ و ۲۵ دسمبر ۲ بجے تا ۴ بجے شام دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لا کر منتظم معاونین کو ملیں۔ اور ان سے اپنی ڈیوٹی معلوم کر کے فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

راولپنڈی کی سپیشل ٹرین کے متعلق ضروری اعلان

ٹرین ۲۴ دسمبر کو ۸ بجے شب روانہ ہوگی

راولپنڈی سے ایک سپیشل ٹرین مورخہ ۲۴/۱۲/۶۱ بوقت ۸ بجے رات ربوہ کے لئے روانہ ہوگی۔ تمام احباب جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی۔ ایبٹ آباد، کیمبل پور اور مظفر آباد سے درخواست ہے کہ اسی گاڑی سے سفر کریں۔ کیونکہ ریلوے کی معین کردہ تعداد پوری کرنا ضروری ہے۔ جو کہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ تمام دوست تعاون کریں اور اپنے پروگراموں اور سہولتوں کو جماعتی مفاد پر قربان کریں۔ ٹکٹوں کا انتظام جماعت راولپنڈی نے کیا ہے کوئی دوست اپنے طور پر ٹکٹ حاصل نہ کریں۔ بلکہ جماعت کے کارکنوں کو کرایہ دے کر ان سے ٹکٹ حاصل کریں۔

امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (تحریم ع ۱)

اے مومنو اپنی جانوں کو اور اپنے اہل کو بھی ہر قسم کی آگ سے بچاؤ

دینی اور دنیوی مشکلات پر صرف دعا کے ذریعہ ہی غلبہ حاصل ہو سکتا ہے

قبولیتِ دعا کی شرائط اور بعض شبہات کا ازالہ

حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک اہم غیر مطبوعہ تقریر

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۰ء — بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج سے ۳۰ سال قبل ۲۷ دسمبر ۱۹۳۰ء کو قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سورۂ تحریم کے پہلے رکوع کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی تھی۔ اس تقریر کا ملخص اگرچہ انہی دنوں ۱۳ جنوری ۱۹۳۱ء کے الفضل میں شائع کر دیا گیا تھا۔ مگر سورۂ تحریم کے پہلے رکوع کی تفسیر شائع نہیں ہو سکی تھی۔ ذیل میں قسط اول کے طور پر اس تفسیر کا صرف وہ حصہ پیش کیا جا رہا ہے جو قوا انفسکم و اھلیکم نارا سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور کی تقریر کا یہ اہم اقتباس صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے سورۂ تحریم کے پہلے رکوع کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے ابھی جو آیات پڑھی ہیں۔ ان میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا۔ اے مومنو! اپنی جانوں کو اور اپنے اہل کو بھی ہر قسم کی آگ سے بچاؤ۔ یا ان خطرناک مصائب اور آفات سے بچاؤ۔ جو انسان کو کچل ڈالتی ہیں مگر بعض دفعہ تعظیم کے لئے بھی آتا ہے اس لئے

نار آگ کے معنے

یہ ہیں کہ وہ عظیم الشان آگ جو انسان کو بھسم کر ڈالنے والی ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور دو چیزوں کو خصوصیت سے بچاؤ۔ ایک تو انفسکم اپنے آپ کو۔ دوسرے اھلیکم اپنے اہل کو۔ انفسکم میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ اے مخاطب تو بھی اور تیرے ساتھی بھی ایسا کریں۔ یعنی اپنے آپ کو بھی اور دوسرے ہم عصروں کو بھی آگ سے بچاؤ۔ گویا اس میں تین احکام دیئے گئے ہیں اول یہ کہ ہر قسم کے مصائب اور آفات سے اپنے آپ کو بچاؤ

(دوم) اپنے ہم عصروں کو بچاؤ۔

سوم۔ آنے والی نسلوں کو بچاؤ۔

یہ تین ذمہ داریاں ہیں جو خدا تعالےٰ نے مومنوں پر رکھی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک کسی کو خدا تعالےٰ خاص طور پر یہ نہ کہہ دے کہ تو اب برائی کی طرف لوٹ ہی نہیں سکتا۔ اس وقت تک ہر مومن اس آیت پر عمل کرنے کا پابند ہے۔ انبیاء کو تو خدا تعالےٰ ہر قسم کی ٹھوکر سے بچا لیتا ہے۔ لیکن باقی لوگ خواہ کسی درجہ کے ہوں۔ اور ولایت کے کتنے ہی اعلےٰ مقام پر پہونچے ہوئے ہوں۔ جب تک الہام کے ذریعہ انہیں خدا تعالےٰ یہ نہ بتا دے کہ تم خطرہ سے نکل چکے ہو۔ اس وقت تک خطرہ میں ہی ہوتے ہیں۔ اور اس امر کا امکان ہوتا ہے۔ کہ وہ ٹھوکر کھا کر اس مقام سے گر نہ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام ہمیشہ

بلعم باعور کا ذکر

کیا کرتے تھے جو بڑا پرہیزگار مشہور تھا اس نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے خلاف بددعا کی۔ اور اس لئے کی کہ جس بادشاہ نے اسے بددعا کرنے کے لئے کہا تھا اسے ہدایت حاصل ہو جائے۔ اس پر خدا تعالےٰ نے اس کا ایمان ضائع کر دیا۔ غرض ایسے مقام پر پہنچکر بھی انسان گر جاتا ہے۔ اور سوائے ان لوگوں کو جن کو خدا تعالےٰ کہہ دے کہ تم کلی طور پر محفوظ ہو گئے ہو۔ اور وہ نبی ہوتے ہیں۔ یا وہ جنہیں خدا تعالےٰ الہاماً بتا دے۔ اور لوگ اس خطرہ سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس آیت سے

یہ بھی معلوم ہوتا ہے

کہ ہم اگر چاہیں تو خطرات کے مقامات سے بچ سکتے ہیں۔

پس جہاں یہ انذار ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس میں یہ بتایا ہے کہ خواہ کسی حالت میں اور کسی مقام پر تم پہونچے ہوئے ہو ڈرو وہاں اس میں یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ تم ان خطرات سے بچ سکتے ہو۔ ورنہ اگر ہم بچ نہیں سکتے تھے۔ تو خدا تعالےٰ نے یہ کیوں کہا کہ بچو اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان خواہ کسی حالت میں ہو۔ وہ یقین رکھے کہ بچ سکتا ہے۔ کیونکہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے انسان کو کہا جاتا ہے۔ کہ بچو تو اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بچ سکتا ہے۔ پس قوا انفسکم و اھلیکم نارا سے ظاہر ہے کہ ہم ہر قسم کی مصیبت سے بچ سکتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی بڑی مصیبت کیوں نہ ہو۔ کیونکہ

ہمارے بچنے کا سہارا

سب سے بڑا ہے۔ بہت لوگ ہوتے ہیں جو معمولی ٹھوکر کھانے کے بعد سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اب وہ نہیں بچ سکتے۔ مگر خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ تم بڑی سے بڑی ٹھوکر کھا کر بھی بچ سکتے ہو۔ خواہ تم انتہائی گہرے گڑھے میں گر پڑے ہو۔

یہاں چونکہ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں کہا۔ کہ فلاں آگ سے بچو۔ دینی سے یا دنیوی سے۔ اس لئے

دونوں آگیں مراد ہو سکتی ہیں

اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ قوم کی اقتصادی تعلیمی اور معاشرتی حالت کے متعلق جس قدر خطرات ہوں یا صحت اور عزت وغیرہ سے تعلق رکھنے والے جس قدر خطرات ہوں ان سب سے بچو۔ اور یہ بھی کہ دین کے متعلق تمام قسم کے خطرات سے اپنی حفاظت کرو۔ پس یہاں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ مومن کو چاہیئے کہ ہر قسم کے خطرات سے اپنے آپکو بچائے۔ خواہ وہ خطرات دینی ہوں یا دنیوی۔ اسی طرح وہ اپنے ساتھ والوں کو بھی بچائے۔

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ چاروں طرف

مصیبت کی ایک آگ

لگی ہوئی ہے۔ اور یہ ایسی نرالی آگ ہے کہ جس کی زد سے کوئی چیز بھی محفوظ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو طاعون آگ کی شکل میں دکھائی گئی تھی۔ اور پھر آپ کو یہ الہام بھی ہوا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے غلام کے معنے حکم ماننے والے کے ہوتے ہیں اس میں خدا تعالےٰ نے بتایا کہ اس وقت مومن جماعت کو ہم نے ساری مصیبتوں پر غالب آنے کی طاقت بخش دی ہے۔ پس

ہمارا فرض ہے

کہ ہم اپنے آپکو۔ اپنے عزیزوں کو اور اپنی اولاد کو ہر قسم کی آگ سے بچائیں۔ پھر نہ صرف موجودہ زمانہ کی اصلاح کریں بلکہ آئندہ زمانہ کا بھی فکر رکھیں۔

یہ ایسی آگیں ہیں جن کے متعلق تمام انبیاء خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر سارے انبیاء اس کی خبر دیتے رہے ہیں۔ اب سوچ لو کہ اس آگ کے لئے جس کی خبر آتی دیر سے چلی آ رہی ہے کتنے پانی کی ضرورت ہے۔ یہ تو آپ لوگوں کو معلوم ہی ہو گا۔ کہ زیادہ آگ پر اگر تھوڑا سا پانی ڈالا جائے۔ تو وہ الٹا

اور زیادہ بھڑکا دیتا ہے

پس ہمارا فرض ہے کہ اس آگ پر اتنا پانی ڈالیں کہ یہ بجھ جائے۔ ورنہ تھوڑے پانی سے ایک طرف تو ہماری طاقت کم ہو گی۔ اور دوسری طرف آگ زیادہ بھڑک اٹھے گی۔

اس کے لئے

پہلی چیز

جو ہمیں مدنظر رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم ایسی مشترک چیز حاصل کریں جو سب کے ساتھ شامل ہوتی ہے اور جس کا ہر موقع اور ہر حال میں ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم (۲۵-۷۸) یعنی اے ہمارے رسول تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ اگر تمہاری طرف سے دعا اور استغفار نہ ہو۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جو قومیں میرے ذریعہ دینی اور دنیاوی کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ مجھے پکاریں۔ اور مجھ سے دعا کریں۔ ورنہ اگر تم دعا سے کام نہ لوگے تو تمہاری خدا تعالیٰ کو پرواہ ہی کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایک دفعہ یہی الہام ہوا تھا جس میں اس طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ

مسلمان دعا کو بھول گئے ہیں

آپ نے دیکھا کہ ایک بڑا میدان ہے۔ اس میں ایک نالی کھدی ہوئی ہے اور اس پر بھیڑیں لٹا کر قصاب ہاتھ میں چھری لئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور وہ آسمان کی طرف منہ کئے ہوئے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ پاس ہی ٹہل رہے ہیں۔ اتنے میں آپ نے پڑھا قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یہ سنتے ہی انہوں نے جھٹ چھری پھیر دی۔ بھیڑیں تڑپتی ہیں اور وہ قصاب انہیں کہتے ہیں کہ تم ہو کیا۔ گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔
جو لوگ دعاؤں پر بھروسہ نہیں رکھتے ان کی یہی حالت ہوتی ہے۔ پس وہ قومیں جو کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ

دعاؤں پر زور دیں

وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ مغربی اقوام جن میں سے اکثر خدا کو بھی نہیں مانتیں۔ وہ کیوں ترقی کر رہی ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اپنوں اور غیروں کی ایک حالت نہیں ہوا کرتی اپنے بچے کو اگر کوئی لکھنے پڑھنے سے جی چرا کر کھیلتا ہوا دیکھے تو اسے سزا دیتا ہے لیکن غیر کے بچہ کو کچھ نہیں کہتا اور یہ تو اتنی موٹی بات ہے کہ اسے مہاراجہ کشمیر بھی سمجھ گیا تھا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

فرماتے تھے کہ ایک دن مہاراجہ صاحب بہت مہربان ہوئے تو کہنے لگے۔ مولوی صاحب آپ اپنے گھر میں کچھ بت ضرور رکھا کریں۔ میں نے کہا مہاراجہ صاحب اسلام میں بت رکھنے منع ہیں کہنے لگا زیادہ نہیں۔ ایک آدھ ہی رکھ لیں۔ میں نے کہا یہ بھی منع ہے۔ کہنے لگے اچھا درگا دیوی کا بت ضرور رکھ لیں۔ میں نے کہا اس کی بھی اجازت نہیں۔ کہنے لگے اچھا میں بات سمجھ گیا۔ یہ میری ریاست ہے اس کی حدود کے اندر اگر کوئی شرارت کرے تو میں اسے گرفتار کر کے سزا دے سکتا ہوں۔ لیکن اگر وہ میری ریاست سے باہر چلا جائے تو پھر میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح آپ درگا کے راج سے نکل چکے ہیں اسلئے درگا آپ کو کچھ نہیں کہتی۔ لیکن ہمیں تو بہت تنگ کرتی ہے
بس یہ تو ایسی بات ہے کہ اس میں کوئی الجھن ہی نہیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ جو لوگ خدا کو چھوڑ دیتے ہیں ان سے نسبتاً کم مواخذہ ہوگا۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہوئے سستی اور کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔ ان سے گرفت کی جاتی ہے مثلاً جسے پہرہ پر مقرر کیا جائے وہ اگر پہرہ سے غیر حاضر ہو جائے تو اسے پکڑیں گے۔ لیکن دوسرے کو نہیں پکڑیں گے۔ پس وہ جو اپنے آپ کو خدا کے دین کا پہرہ دار کہتے ہیں وہ اگر غفلت کریں تو انہیں پکڑا جائے گا اور انہیں ضرور سزا ملے گی۔

ہماری جماعت کے افراد کو چاہیئے

کہ اپنے تمام کاموں میں خواہ کوئی بڑا کام ہو یا چھوٹا۔ دینی ہو یا دنیوی دعا کی عادت اختیار کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کشتی نوح میں لکھا ہے کہ

"تم دانشمند اسوقت بنوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت۔ ہر ایک مشکل کے وقت۔ قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی۔"
غرض ہمارا

کامیابی کا یہ بہت بڑا گر ہے

کہ ہر کام کے شروع کرنے سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیا کریں۔ خدا تعالیٰ نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تعلیم دیکر ہمیں بھی سکھایا ہے کہ جب کوئی کام کرنے لگو تو خدا تعالیٰ سے مدد طلب کر لیا کرو۔
غرض دعا خدا تعالیٰ کے ساتھ بندہ کے تعلق کی ایک علامت ہے جب کوئی شخص دیکھے کہ دعا کی طرف اسے رغبت نہیں تو وہ سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق کمزور ہو گیا ہے۔ دعا خدا تعالیٰ کے حضور انسان کی پکار ہے اور وہ کونسا وقت ہو سکتا ہے جب انسان کسی نہ کسی تکلیف میں یا کسی نہ کسی مشکل میں مبتلا نہیں ہوتا۔ وہ کونسا وقت ہے جب انسان عملاً یا قولاً کسی نہ کسی بات کی خواہش نہیں کر رہا ہوتا لیکن اگر اسے یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر ایک تکلیف سے بچا سکتا اور اس کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ اور ہر آن اس کے نہایت ہی قریب ہے تو جس طرح ایک بچہ اپنی خواہش اور ضرورت اپنی ماں سے بیان کرتا ہے اسی طرح کیوں نہ انسان خدا تعالیٰ سے کہے کہ تو میری تکلیف کو دور فرما پس دعا کی طرف رغبت ہونا ثبوت ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا۔ اور جتنی کسی کو دعا کی طرف رغبت ہوگی اتنا ہی اسے خدا تعالیٰ سے زیادہ تعلق ہوگا۔ اور جتنی بے رغبتی ہوگی اتنا ہی تعلق کم ہوگا۔ مگر

اس کا علاج بھی دعا ہی ہے

جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا ملجا ولا منجا منک الا الیک کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو ہی اپنی پناہ سمجھنا چاہئے۔ اور اسی سے مدد طلب کرنی چاہیئے۔
اسی طرح جن قوموں میں دعا کا ادب و احترام اور اس کی عظمت اور قدر پائی جاتی ہے وہ سیدھے راستہ پر چل رہی ہوتی ہیں اور یہ خدا تعالیٰ پر ان کے درست ایمان کی علامت ہوتی ہے لیکن جن میں یہ بات نہ ہو۔ وہ روحانی لحاظ سے مردہ ہوتی ہیں مجھے

غیر مبایعین پر افسوس آتا ہے

جب میں دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت پر بھی یقین نہیں رکھتے حالانکہ ان میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو مجھے دعا کے لئے لکھا کرتے ہیں۔ ایک معزز غیر مبایع ہیں جو ہمیشہ مجھے دعا کے لئے لکھتے رہتے ہیں ایک دفعہ ان کی ایک مبایع سے مسئلہ نبوت پر بحث ہوئی تو انہیں کہا گیا کہ آپ دعا کیلئے تو خلیفۃ المسیح کو لکھتے ہیں لیکن مسئلہ نبوت میں اختلاف رکھتے ہیں کہنے لگے اس عقیدہ میں تو مولوی محمد علی صاحب سچے ہیں لیکن دعائیں میاں صاحب کی قبول ہوتی ہیں۔ غرض جن قوموں میں سے دعا کا ادب اور احترام مٹ جاتا ہے وہ مردہ ہو جاتی ہیں پس جب دعا سے رغبت کم ہو اس کی عظمت اور احترام کم ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ روحانیت کمزور ہو رہی ہے اور اس کا علاج کرنا چاہیئے۔
دعا کے متعلق یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا قبول ہونے کے لئے دو شرطیں تو ضرور ہیں ایک تو یہ کہ دعا میں تضرع ہو۔ عاجزی پائی جائے۔ انسان اپنے قلب میں اس طرح محسوس کرے کہ میں پگھل رہا ہوں اور بالکل گداز ہو گیا ہوں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی بار میں نے یہ مثال سنی ہے کہ جس طرح کباب بنانے والا دیکھتا ہے کہ کباب اندر تک پک گیا ہے یا نہیں۔ اسی طرح مومن دیکھے کہ دعا کرتے وقت اس کا قلب گداز ہو گیا ہے یا نہیں بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دعا کرتے ہوئے روتے ہیں اور گڑگڑاتے ہیں مگر ان میں حقیقی گداز پیدا نہیں ہوتا۔ پس دعا کرتے وقت حقیقی تضرع ہو۔ زبان اور شکل سے تضرع ظاہر ہو بلکہ علاوہ قلب بھی پگھل رہا ہو۔ عجز ہو۔ انکسار ہو اور انسان یہ سمجھے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی کچھ نہیں بنا سکتا۔ یہ احساس انسان کے ذرہ ذرہ میں ہو چاہے کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات ہو۔ تو بھی انسان یہی سمجھے اور یہی یقین رکھے کہ سوائے خدا کے کوئی اسے پورا نہیں کر سکتا۔

دوسری شرط یہ ہے

کہ یہ یقین ہو کہ میری دعا ضرور قبول ہو جائے گی۔ گویا ایک تو یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ ضرور یہ کام کر دیگا۔ اس یقین سے الگ ہو کر اگر کوئی دعا کرتا ہے تو وہ درحقیقت دعا نہیں کرتا
خدا تعالیٰ فرماتا ہے فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکفرون (مومن رکوع ۲) کہ اے میرے بندو خدا کو پکارو مخلصین لہ الدین یہ یقین رکھتے ہوئے کہ فائدہ صرف خدا ہی سے حاصل ہو سکتا ہے (اس جگہ دین کے ایک معنی نتیجہ کے بھی ہیں) اور پھر یہ بھی بندہ یقین رکھے کہ ولو کرہ الکفرون۔ خدا جس فیصلہ کا ارادہ کر لے خواہ ساری دنیا اس کا انکار کرے۔ وہ ہو کر رہتا ہے۔ پس

ایسی طرز میں دعا کرو

کہ تمہیں یہ یقین ہو کہ نتیجہ صرف خدا ہی کی طرف سے مرتب ہوگا۔ تم یہ سمجھو کہ پانی پینے سے پیاس نہیں بجھتی بلکہ خدا ہی پیاس بجھاتا ہے۔ اسی طرح روٹی کھانے سے بھوک دور نہیں ہوتی بلکہ خدا ہی بھوک دور کرتا ہے۔ کپڑا پہننے سے ننگ نہیں ڈھکتا بلکہ خدا ہی ڈھانکتا ہے۔ جب یہ یقین اور وثوق پیدا ہو جائے تو پھر خواہ ساری دنیا سے مقابلہ ہو۔ ضرور تمہیں کامیابی حاصل ہوگی اور کوئی اسے روک نہیں سکے گا۔
اسی طرح دوسری جگہ آتا ہے وما دعٰؤا الکفرین الا فی ضلال۔ (مومن رکوع ۵)

کافر کے معنی ناشکرے اور مایوس کے ہوتے ہیں۔ پس فرمایا وما دعٰؤا الکٰفرین الا فی ضلال۔ جو لوگ خدا سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور ناشکرے ہوتے ہیں ان کی دعا کبھی نہیں سُنی جاتی۔ بلکہ رد کر دی جاتی ہے

خدا تک وہی دعا پہنچتی ہے

جو اس یقین کے ساتھ کی جاتی ہے کہ خدا کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکالتا۔ اور اس یقین کے ساتھ کی جاتی ہے کہ خدا ضرور دعا قبول کرے گا۔ دیکھو خدا تعالےٰ کس وضاحت کے ساتھ فرماتا ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین (مومن ع۶) اے مومنو! سنو تمہارا رب فرماتا ہے ادعونی استجب لکم مجھ سے دعائیں مانگو میں ضرور تمہاری دعائیں سنوں گا۔ اب (نعوذ باللہ) خدا تعالےٰ تو جھوٹا نہیں ہو سکتا جب وہ کہتا ہے۔ ادعونی استجب لکم اگر مجھ سے دعا مانگو گے تو ضرور منظور ہوگی۔ تو صاف لفظوں میں یہ فرمایا کہ کوئی استثنا نہیں۔ سَو کی سَو دعائیں ہی سُنی جائیں گی۔ یہ نہیں کہ تم میں سے دس یا بارہ یا ۸۰ یا ۹۰ یا ۹۵ سنوں گا بلکہ یہ بھی نہیں فرمایا کہ سَو میں سے ۹۹ سنوں گا۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ سَو میں سے سَو ہی سنوں گا کیونکہ فرماتا ہے وقال ربکم

تمہارا رب یہ کہتا ہے

کوئی معمولی ہستی نہیں کہہ رہی کہ تم کہہ دو کہ وہ تم اپنا وعدہ پورا نہ کر سکے گی۔ وہ خدا جس نے تمہیں نہایت ہی ادنیٰ حالت سے ترقی دے کر اشرف المخلوقات بنایا۔ وہ کہتا ہے ادعونی استجب لکم۔ تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری سب دعائیں سن لوں گا۔ ہاں ان الذین یستکبرون عن عبادتی وہ لوگ جو میری عبادت کے کام کو بُرا سمجھتے ہیں جو میرے سامنے عجز کرنے سے گریز کرتے ہیں اور عبادت کے معاملہ میں کبر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ کام ہم خود کر سکتے ہیں۔ خدا نے کیا کرنا ہے وہ اگر اس دنیا میں کچھ کر لیں تو ہم انہیں محروم نہیں کریں گے کیونکہ

ہمارا یہ بھی قانون ہے

کہ کلًّا نمد ھٰؤلاء وھٰؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا (۱۷-۲۱) مگر ان کی روحانیت برباد ہو جائے گی۔ پس اگر کوئی شخص یہ بھی سمجھتا ہے کہ وہ اپنے پاؤں میں جوتی بھی اپنی ہمت اور طاقت سے پہن سکتا ہے۔ اور اس میں خدا تعالےٰ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

میں نے جو یہ کہا ہے کہ خدا تعالےٰ سَو کی سَو دعائیں ہی سنتا ہے اس سے بعض لوگوں کو خیال پیدا ہوگا کہ

خدا تعالےٰ کہاں ساری دعائیں سنتا ہے

اس سوال پر میں ابھی روشنی ڈالوں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دعا کے لئے جہاں ابتدا میں یہ ضروری ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو کہ خدا کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور یہ بھی یقین ہو کہ وہ میری ہر ایک دعا ضرور سن لے گا۔ وہاں انتہا کے لئے بھی دو ضروری شرطیں ہیں۔ اوّل تضرع ہو۔ دوم اعتماد ہو کہ تضرع ہو اور احساس ہو کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں ایک ایسا بے بہا خزانہ ملا ہوا ہے کہ اس سے جو چاہوں مانگ لوں۔ اور اعتماد ہو اس امر پر کہ جو دعا کی گئی وہ قبول ہو چکی۔ اگر کسی دعا کا نتیجہ ہمارے منشاء کے مطابق نہ نکلے تو بھی یہی یقین ہو کہ وہ دعا سنی گئی ہے دعا سنی ہی جب جاتی ہے جب انسان اس درجہ پر پہنچ جائے اور پھر اس کی

ہر ایک دعا سُنی جاتی ہے

ایک شخص جس کا بیٹا بیمار ہو وہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی میرا بیٹا بچ جائے۔ وہ دعائیں کرتا کرتا نڈھال ہو جاتا ہے کہ فرشتہ آتا ہے اور اس کے بیٹے کی روح قبض کر کے لے جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے بیٹے کی لاش اٹھاتا ہے اور اسے قبر میں دفن کر آتا ہے۔ مگر باوجود اس کے اسے یقین ہونا چاہیئے کہ اس کی دعا سُنی گئی۔ اگر اسے یہ یقین نہیں تو پھر اس کی کوئی دعا نہیں سنی جائے گی۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے بندہ کو یہ سکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العٰلمین سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور جب خدا تعالےٰ اپنے ہر فعل میں تعریف کا مستحق ہے تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کسی انسان پر ظلم کیا ہے اس موقع پر میں

ایک مثال

سناتا ہوں۔ رام پور کے ایک سابق نواب صاحب بھی چاچڑاں والے بزرگ خواجہ غلام فرید صاحب کی مجلس میں بیٹھے تھے باتوں باتوں میں لوگوں نے یہ ذکر شروع کر دیا کہ آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ نواب صاحب نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آ گئے اور انہوں نے کہا اندھا ہے جو یہ کہتا ہے کہ آتھم کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور آتھم زندہ ہے۔ میں تو اس کی لاش دیکھ رہا ہوں

پس جب تک انسان کو یہ اعتماد نہ ہو کہ خدا تعالےٰ نے اس کی دعا سن لی ہے۔ اس وقت تک اس کی دعا نہیں سنی جاتی اور جسے یہ اعتماد ہو اس کی دعا ضرور سنی جاتی ہے خواہ جس شخص کے لئے اس نے دعا کی ہو اس کی لاش خود دفن کر کے آیا ہو۔

دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مومن کو

نماز میں یہ سکھایا ہے

کہ سمع اللہ لمن حمدہ یعنی جس نے اللہ تعالےٰ کی حمد کی اس کی دعا خدا تعالےٰ نے سُن لی۔ اب جس شخص کو اس پر ایمان ہو اسے خواہ ظاہری آنکھوں سے اپنی دعا قبول ہوتی نظر نہ آئے تو بھی وہ یہی کہے گا کہ میری آنکھیں غلطی کر سکتی ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ نے دعا نہ سنی ہو۔ اس نے دعا ضرور سن لی ہے۔ حضرت مسیح ناصری کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا۔ جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا خدا کی قسم میں نے چوری نہیں کی۔ اس پر انہوں نے فرمایا میری آنکھیں جھوٹی ہیں مگر تو سچا ہے۔ پس خدا تعالےٰ کے بندے تو بندوں کے لئے بھی نہیں کہتے کہ تم جھوٹے ہو۔ پھر وہ خدا کے لئے کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ نعوذ باللہ اس نے جھوٹ کہا۔ پس ہر حالت میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ نے دعا سن لی ہے اور جو یہ یقین رکھتا ہے خدا تعالےٰ اس کی ہر ایک دعا سن لیتا ہے

ایک اور آیت میں آتا ہے وآخر دعوٰھم ان الحمد للہ رب العٰلمین (یونس ع۱) یعنی خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والا ابتداء میں خدا تعالےٰ کی حمد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا اس کی دعا سنے گا اور آخر میں بھی حمد کرتا ہے کیونکہ سمجھتا ہے کہ خدا نے اس کی دعا سن لی یہی اصل مقام ہے جس پر انسان جب پہنچ جاتا ہے تو اس کی ہر ایک دعا سنی جاتی ہے۔

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ وہ کیا بات ہے کہ جو دعا سنی ہوئی نظر نہیں آتی وہ بھی سُن لی جاتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حقیقی خیر خواہ وہ ہوتا ہے جو ایسا کام کرے جس میں دوسرے کا فائدہ ہو۔ ایک نادان بچہ اگر ماں سے کہے کہ مجھے سنکھیا کھلا دو تو کیا وہ کھلا دے گی ہرگز نہیں۔ اور جب ماں اپنے بچہ کی یہ بات نہیں سنے گی تو ہم یہی کہیں گے کہ در اصل اس نے بچہ کی بات سن لی کیونکہ بچہ کی خواہش تو یہ تھی کہ اسے فائدہ حاصل ہو اور اسے فائدہ اسی صورت میں پہنچا کہ اس کی بات نہ مانی گئی۔ اسی طرح خدا تعالےٰ سے دعا کرنے کی غرض بھی یہ ہوتی ہے کہ انسان فائدہ اٹھائے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اگر تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تمہاری دعا ضرور سنے گا۔ تو ہم ضرور تمہیں ہر تباہ ہونے سے بچا لیں گے۔ اگر کسی کو ملیریا بخار چڑھا ہوا ہے اور وہ کونین مانگے تو اسے کونین دینا اس کے لئے مفید ہوگا۔ لیکن اگر تپ محرقہ ہو اور پھر کونین مانگے تو اس صورت میں کونین دینا اس کی بات کو سننا ہوگی۔ اگر اگر نہ دی جائے تو یہ سننا ہوگی اس کی کونین مانگنے سے غرض مرنا تھی یا صحت حاصل کرنا۔ یقیناً اس کی غرض صحت حاصل کرنا ہوگی اور اس کے لئے ضروری ہوگا کہ اسے کونین نہ دی جائے۔ اور اس طرح اس کی بات سنی جائے۔ اسی طرح جو شخص اپنے بیٹے کی زندگی کے لئے دعا کرتا ہے میں اس کی مثال لیتا ہوں بیٹے کی زندگی کی اسی لئے خواہش کی جاتی ہے کہ

انسان کا دنیا میں نام قائم رہے

لیکن اگر وہ بیٹا زندہ رہتا تو ممکن تھا کہ کافر ہو کر مرتا۔ اب جو اس کی زندگی کے لئے دعا کی جاتی تھی وہ خدا تعالےٰ نے اسے ایمان پر وفات دے کر قبول کر لی پس ادعونی استجب لکم میں خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ جو کچھ مانگا جائے گا وہ تمام کے طور پر دیدیگا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اصل چیز دے گا۔ اس طرح ہر ایک دعا اصلیت کے لحاظ سے ضرور سنی جاتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تمام دعائیں نہیں سنی جاتیں یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دعائیں سب سنی جاتی ہیں۔ جو شخص اس کا انکار کرتا ہے اس کی آنکھیں جھوٹی ہیں۔ اس کے کان جھوٹے ہیں اور وہ خود جھوٹا ہے۔ اگر کسی کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس کی کوئی دعا سُنی نہیں جائے گی اس کے پچھلے سب کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔

ہمیشہ یہی یقین ہونا چاہیئے

کہ خدا تعالےٰ نے اس کی ہر ایک دعا سن لی اور ضرور سن لی۔ جب انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو پھر نام کے لحاظ سے بھی اس کی بہت سی دعائیں سُن لی جاتی ہیں

جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کا پروگرام

۱۔ نہایت ضروری ہدایات { حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقتِ مقررہ سے کم از کم نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں موجود ہوں۔ تاکہ جماعت کو منتظم صورت میں ترتیب دے کر بروقت ملاقات شروع کر سکیں۔

۲۔ جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں۔ کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت کے معین تعداد میں افراد کی ملاقات ضرور ختم ہو جائے۔ امراء ضلع انکے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ وار ہوں گے۔

۳۔ حضور کی طبیعت چونکہ ابھی خراب ہے اور کمزوری بھی ہے۔ اس لئے ساری جماعت کا ملاقات کرنا مشکل ہے۔ جماعتوں کی جو معین تعداد افراد لکھی گئی ہے۔ اس میں صحابہ۔ مقامی عہدیداران اور مخلصین کو مقدم کریں۔ نیز احباب پُرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔ تاکہ حضور اقدس کی تکلیف یا کوفت کا باعث نہ بنیں ملاقات کے وقت صرف امراء ضلع مصافحہ کر سکیں گے۔ باقی احباب صرف زیارت کرتے ہوئے سامنے سے گذرتے جائیں گے۔

۴۔ جو جماعت کسی اچانک پیش آجانے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے یا مقررہ وقت پر حضور کی صحت اجازت نہ دے تو اس جماعت کے لئے اور کوئی وقت تجویز کرنا مشکل ہوگا۔ اسلئے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

۵۔ ملاقات روزانہ صبح نو بجے اور شام کو ۴½ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچنا ازبس ضروری ہے۔

۶۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقاتوں کے وقت کرواتے جائیں۔

۷۔ بیعت کرنے والے دوست ۲۸ دسمبر ۴ بجے شام اور ۲۹ دسمبر ۹ بجے صبح دفتر میں تشریف لاکر اپنے نام درج کروائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

پروگرام ملاقات جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

نمبر شمار	نام جماعت	مقررہ منٹ
	۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء صبح ۹ تا ۹½	
۱۔	جماعتہائے احمدیہ لاہور شہر و ضلع	۹
۲۔	" ملتان "	۱۱
۳۔	" حیدرآباد ڈویژن " خیرپور "	۱۰
	۲۶ دسمبر شام ۴½ تا ۵ بجے	
۴۔	جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۲۳
۵۔	" جہلم "	۷
	۲۷ دسمبر صبح ۹ تا ۹½	
۶۔	" شیخوپورہ شہر و ضلع	۱۰
۷۔	جماعتہائے بہاولپور شہر و ضلع " بہاولنگر " " رحیم یار خاں "	۸
۸۔	" گوجرانوالہ "	۱۲
	۲۷ دسمبر شام ۴½ تا ۵	
۹۔	جماعتہائے پشاور ڈویژن " ڈیرہ اسمٰعیل خاں "	۹
۱۰۔	" سرگودھا شہر و ضلع	۱۱
۱۱۔	جماعتہائے کیمل پور شہر و ضلع	۲
۱۲۔	" کوئٹہ ڈویژن ۱۳۔ " قلات "	۵
۱۴۔	آزاد کشمیر	۳
	۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء ۹ تا ۹½	
۱۵۔	کراچی شہر و مضافات	۱۰
۱۶۔	راولپنڈی شہر و ضلع	۱۱
۱۷۔	جھنگ "	۵
۱۸۔	مظفرگڑھ "	۲
۱۹۔	میانوالی "	۲
	۲۸ دسمبر شام ۴½ تا ۵	
۲۰۔	گجرات شہر و ضلع	۱۰
۲۱۔	بیعت	۵
۲۲۔	لائلپور شہر و ضلع	۱۲
۲۳۔	ڈیرہ غازیخاں "	۴
	۲۹ دسمبر صبح ۹ تا ۹½	
۲۴۔	منٹگمری شہر و ضلع	۱۲
۲۵۔	بیعت	۵
۲۶۔	ایسٹ پاکستان	۲
۲۷۔	قادیان	۵
۲۸۔	بھارت	۲
۲۹۔	ممالک بیرون	۴

جلسہ سالانہ کے موقع پر سپیشل ٹرینوں کے تفصیلی اوقات

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر لاہور۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ نارووال اور وزیرآباد سے سپیشل ٹرینیں آئیں گی۔ اسی طرح واپسی پر بھی مہمانوں کو اپنی مقامات کی طرف لے جائیں گی۔ ربوہ اور جھنگ کے درمیان ایک ڈیزل کار حسب حالات چکر لگائے گی۔ احباب جماعت کا اوّلین فرض ہے کہ وہ سپیشل ٹرینوں پر ہی سفر کریں۔ کیونکہ اس سے جماعتی شوکت کا بھی اظہار ہوتا ہے اور ویسے بھی سفر آرام سے طے ہوتا ہے۔ عورتوں اور بچوں کو آرام رہتا ہے۔ محکمہ ریلوے نے اسدفعہ خاص طور پر یہ انتظام کیا ہے۔ کہ کم سے کم وقت میں مہمانوں کو ربوہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ لاہور سے ربوہ کے درمیان صرف چار گھنٹے لگیں گے۔ اسی طرح سیالکوٹ اور ربوہ کے درمیان سات گھنٹے۔ اور وزیرآباد ربوہ کے درمیان پانچ گھنٹے

تفصیلی اوقات درج ذیل ہیں تاکہ درمیانی اسٹیشنوں سے سوار ہونے والے فائدہ اٹھائیں

(۱) لاہور

لاہور سے سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۶۱ کو بارہ بجکر دس منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور تین بجکر ستاون منٹ پر ربوہ پہنچے۔

(۲) راولپنڈی

راولپنڈی سے سپیشل ٹرین ۲۴/۱۲/۶۱ کو روانہ ہوگی۔ تفصیلی اوقات کا اعلان مکرم امیر صاحب کریں گے

(۳) سیالکوٹ

۲۵/۱۲/۶۱ کو سیالکوٹ سے روانگی ۵۵-۸ بجے صبح منٹ

اسٹیشن	وقت	اسٹیشن	وقت
سمبڑیال	۹-۲۷	کالیکے	۱۲-۵۵
وزیرآباد	۱۰-۳۵	سکھیکے	۱۳-۱۷
منصوروالی	۱۱-۱	سانگلہ ہل	۱۴-۱۱
اکال گڑھ	۱۱-۳۸	چک جھمرہ	۱۴-۵۵
حافظ آباد	۱۲-۲۰	چنیوٹ	۱۵-۴۵
		ربوہ	۱۵-۵۷

نوٹ:۔ سانگلہ ہل سے لاہور اور سیالکوٹ کی گاڑیاں اکٹھی ہو جائیں گی اور بیک وقت ربوہ پہنچیں گی

نارووال

۲۵/۱۲/۶۱ کو نارووال ۳۰-۹ بجکر منٹ صبح

اسٹیشن	وقت	اسٹیشن	وقت
پیجووالی	۳۰-۹	بھابیکے	۵۰-۱۴
بدوملہی	۵۰-۹	سانگلہ ہل	۵۰-۱۵
نارنگ	۲۵-۱۰	سالاروالہ	۱۵-۱۶
کالا خطائی	۵۰-۱۰	چک جھمرہ	۱۵-۱۷
شاہدرہ	۴۵-۱۱	چنیوٹ	۳۰-۱۹
شیخوپورہ	۵-۱۴	ربوہ	۴۸-۱۹

وزیرآباد

اسٹیشن	وقت	اسٹیشن	وقت
۲۵/۱۲/۶۱ ڈیزل کار وزیرآباد	۰-۱۰	سانگلہ	۲۲-۱۳
منصوروالی	۱۸-۱۰	سالاروالہ	۵۷-۱۳
جانکے چٹھہ	۴۵-۱۰	چک جھمرہ	۲۷-۱۴
سکھیکی	۳۹-۱۲	ربوہ	۲۱-۱۵

جھنگ

جھنگ کی طرف سے آنیوالے احباب عام گاڑی پر آنے کی کوشش کریں۔ جو بچ جائیں گے۔ ان کے لئے ڈیزل کار ۲۶/۱۲/۶۱ کو جھنگ اور ربوہ کے درمیان چکر لگائے گی۔

واپسی

(۱) لاہور کے لئے ۲۸/۱۲/۶۱ کو شام چھ بجے ٹرین چلے گی جو دس بجے لاہور پہنچا دے گی

(۲) وزیرآباد " " " " بجے ڈیزل کار چلے گی " وزیرآباد " "

(۳) نارووال کے لئے ۲۹/۱۲/۶۱ کو ۳۰-۵ صبح ٹرین چلے گی جو ایک بجے نارووال پہنچا دے گی

(۴) سیالکوٹ " " ۲۹/۱۲/۶۱ و سات بجے ٹرین چلیگی جو ایک بجے سیالکوٹ پہنچا دے گی

امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ خاص انتظام کریں کہ سب دوست گاڑیوں پر آئیں۔ کیونکہ اس میں جماعتی فائدہ ہے۔ لاہور کے امیر صاحب سے خصوصی طور پر درخواست ہے کہ وہ اسدفعہ ٹرین کو کامیاب کرنے کی سعی کریں۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

انتظام قیام گاہ مستورات

اس دفعہ مستورات کے قیام کے انتظام میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے کہ علاوہ دفتر لجنہ اماء اللہ اور جامعہ نصرت کے نصرت گرلز ہائی سکول میں بھی مہمان مستورات ٹھہریں گی۔ اس لئے بہنوں کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) دفتر لجنہ میں مندرجہ ذیل شہروں کی مہمان مستورات ٹھہریں گی
گجرات۔ گوجرانوالہ۔ اوکاڑہ۔ ملتان۔ ڈیرہ غازیخان۔ بہاولپور سندھ۔ میانوالی۔ سرگودھا۔ نوشاب۔

(۲) قیام گاہ جامعہ نصرت میں مندرجہ ذیل شہروں کی مہمان مستورات ٹھہریں گی۔
نادیان۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ قصور۔ کیمل پور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ مردان۔

(۳) نصرت گرلز سکول میں۔ ضلع شیخوپورہ۔ ضلع لائلپور اور ضلع سیالکوٹ کی مہمان مستورات ٹھہریں گی۔

آنے والی بہنوں کو چاہیئے کہ وہ جہاں ان کے لئے انتظام ہو وہیں ٹھہریں تاکہ غلط جگہ پر پہنچ جانے سے کارکنات کو انہیں دوسری جگہ بھجوانا پڑے۔

(ناظم جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ پر الفضل کا چندہ جمع کرانے والے احباب سے ضروری گذارش

بہت سے احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر "الفضل" کا چندہ جمع کروایا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع اور سہولت کی غرض سے ہے کہ وہ چندہ جمع کراتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ جن دوستوں کو خریداری نمبر یاد نہ ہو وہ یہ نمبر نوٹ کر کے لے آئیں یا پتے کی مکمل چٹ اخبار سے اتار کر لیتے آویں تاکہ کم از کم وقت میں بغیر کسی دقت کے ان کا چندہ جمع ہو سکے۔

(مینیجر الفضل)

جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک بہت بڑی خدمت

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ جس سنجیدہ اور پُروقار ماحول میں سرانجام پاتا ہے اس کی مثال آجکل نہیں مل سکتی۔ ان مبارک ایام میں شمولیت پانے والے اکثر احباب اپنے اوقات کو بہترین رنگ میں مصرف میں لا کر تحقیق حق کی خاطر آنے والے احباب کے سامنے اچھی مثال پیش کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس سال اس سلسلہ میں ہمارا قدم اور زیادہ ترقی کی طرف اٹھے اور جلسہ کی کارروائی کے دوران کوئی ایک فرد بھی جلسہ گاہ سے باہر بازار وں میں گھومتا پھرتا نظر نہ آئے۔ امید ہے اس نیک مقصد کے حصول کے لئے انصار بھائی تلقین کے ذریعہ ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔ یہ جلسہ کے ایام میں ایک بہت بڑی خدمت ہو گی۔

(نائب قائد خدمت خلق۔ ربوہ)

اعلان زنانہ صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لگائی جانے والی نمائش جامعہ نصرت کی بجائے دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال میں لگائی جائے گی۔ بہنوں کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دفتر وقف جدید جلسہ سالانہ کے ایام میں

اس دفعہ دفتر وقف جدید جلسہ گاہ میں منتقل نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنی بلڈنگ (احاطہ قصر خلافت) میں ہی رہے گا دفتر ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر کو صبح جلسہ شروع ہونے سے ایک گھنٹہ قبل اور شام جلسہ ختم ہونے سے ایک گھنٹہ بعد تک حساب کتاب کے لئے کھلے گا۔ احباب تشریف لا کر اپنے حسابات کا ملاحظہ فرمائیں۔ چندہ براہ راست خزانہ میں ہی داخل کرادیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

مسجد یادگاری ربوہ کے لئے عطایاجات

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ذیل میں ان احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے ۱۲/۶۱ سے ۱۲/۱۷ تک مسجد یادگاری کی عمارت کے لئے عطایا بھجوائے ہیں۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد دینی و دنیوی نعماء سے نوازے۔ آمین
نیز درخواست ہے کہ ابھی تک مسجد کی تعمیر کا کچھ قرض باقی قابل ادا ہے۔ اور علاوہ دریاں بھی خریدنے والی ہیں۔ لہٰذا دوست جلد از جلد عطایاجات بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں تا قرض ادا ہو سکے اور دریاں خریدی جاسکیں۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

فہرست عطایاجات تعمیر مسجد یادگاری ربوہ از ۱۲/۶۰ لغایت ۱۲/۶۱ ۱۷

محمودہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بجیکی ۷۵/-
حاکم علی صاحب جماعت اوکاڑہ ۲۰-۰۰
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ ۱-۰۰
سردار النساء بیگم صاحبہ مرحومہ بذریعہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۰۰-۰۰
شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ لاہور ۵۰-۰۰
میاں محمد شریف صاحب احاطہ حکیم دین گوجرانوالہ ۵۰-۰۰
پیر محمد زمان صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ ۳۰-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب انارکلی لاہور ۱۰-۰۰
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۲۵-۰۰
مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ ۱-۰۰
حمیدہ بیگم صاحبہ بھاٹی گیٹ لاہور ۵-۰۰
سید بشیر احمد صاحب برانچ انسپکٹر داؤد خیل ۴-۰۰
ملک برکت اللہ صاحب نیاز نگر منٹگمری ۱-۰۰
کلمت سلطان " " ۱-۰۰
سید احمد صاحب ڈسپنسر ٹنڈو باگو سندھ ۲-۰۰
ابر بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شفیع صاحب کوئٹہ ۵۰-۰۰
بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ (برائے دریاں) ۵۰-۰۰
خان محمد سلیمان صاحب بہاولپور ۲-۰۰
چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان چھاؤنی ۵-۰۰
نواب زادہ محمد امین خانصاحب بنوں ۱۰-۰۰
میجر بشیر احمد شاہ صاحب مائیرکنٹ ۶-۵
چراغ دین صاحب جماعت سنت نگر لاہور ۲-۰۰
عبدالشکور صاحب سول لائن لاہور ۲-۰۰
ملک عبدالمالک صاحب

محمد شریف صاحب ماشکل / فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ ۱۵-۰۰
مرزا سعید احمد صاحب / ملتان چھاؤنی ۵-۰۰
علی انور صاحب ایبٹ آباد / صالحہ بانو صاحبہ ٹمبٹ ۴-۰۰
ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک / گوجرانوالہ ۱۰-۰۰
صوبیدار میجر سلیم اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔ ۴-۰۰
امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ / اہلیہ سلطان احمد صاحب کراچی ۵-۰۰
سلطان احمد صاحب ظفر سیکرٹری مال کوہاٹ ۵۰-۰۰
امۃ الرشید فاطمہ صاحبہ / سیکرٹری لجنہ کوئٹہ ۱۰-۰۰
محمد مسعود خانصاحب سنی محمد درانی / از والدہ صاحبہ خود ۳-۰۰
قریشی فیروز محی الدین صاحب / ضلع تھانہ ۱-۰۰
شیخ منور حسین صاحب سٹی بہاؤالدین ۱۰-۰۰
مبارکہ بیگم طاہرہ صاحبہ / منڈی مریدکے ۵-۰۰
والدہ صاحبہ کرنل عبدالحی صاحب ملتان ۱۰۰-۰۰
سید سجاد حیدر صاحب اکال گڑھ ۵-۰۰
جماعت احمدیہ برانچ درکس / راولپنڈی۔ ۱۱-۰۰

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اسحاق خادم سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ سلیم پور جو عرصہ تین ماہ سے بسلسلہ ملازمت کراچی میں مقیم تھے مورخہ ۱۲؍۱۲؍۶۱ء رات کو ایک موٹر کے حادثہ میں بعمر ۲۵ سال اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

”بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر“

عزیز مرحوم نے گذشتہ سے پیوستہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد عزیز مرحوم اپنا فارغ وقت دینی مطالعہ میں گزارتے تھے۔ تبلیغی پاکٹ بک کا کثرت سے مطالعہ کیا۔ سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا ایک عشق ہو گیا تھا اور خود اپنی زندگی وقف کر دی تھی جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرما دی تھی۔ تین ماہ کے قلیل عرصہ قیام کراچی میں جماعت میں کافی مقبول ہو گئے تھے سلسلہ کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ جہاں بھی رہے جماعت کے ساتھ تعاون کیا کئی مشکلات آئیں جنہیں صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کیا۔ عزیزم مرحوم کی وفات پر ہم کو عظیم صدمہ ہوا ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم بھائیوں اور ضعیف والدہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

میں احباب جماعت کراچی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے عزیزم مرحوم کی تجہیز و تکفین میں میرے چھوٹے بھائی محمد اکبر مقیم کراچی کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ (محمد شفیع سلیم پوری موضع سلیم پور ڈاکخانہ مراد پور ضلع سیالکوٹ)

چوہدری محمد اشرف صاحب آف سیالکوٹ کہاں ہیں

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ولد چوہدری روشن الدین صاحب مرحوم موصی ۹۳۶۶ سابقہ اڈریس معرفت حاجی کریم بخش اینڈ سنز ٹیلرس وولچلنگ نبگال کے موجودہ اڈریس کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے۔ اسلئے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ اڈریس کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں یا اگر موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ یہ صاحب ۱۹۵۵ء میں حاجی کریم بخش اینڈ سنز دکٹوریہ روڈ کراچی میں ملازم تھے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وعدہ کیساتھ ہی نقد ادائیگی کرنے والے مخلصین

مکرم خان عزیز محمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مندرجہ دوستوں نے سال ۴۱/۲۸ کے وعدہ کے ساتھ ہی رقم نقد ادا فرما دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء جملہ قارئین سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(۱) مکرم بشیر الدین کمال صاحب ‏-/۱۱

(۲) مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب ایس ڈی او ‏-/۲۵

(۳) میر عبدالعزیز صاحب ‏-/۴۷

(وکیل المال اول)

ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کو تعمیر سے متعلقہ ضروریات اور نگرانی کے لئے ایک ایسے قابل تجربہ کار محنتی اور مخلص احمدی دوست کی خدمات درکار ہیں جو اوورسیری کی تعلیمی سند بھی رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب قابلیت و اہلیت اور تجربہ مقرر کی جاوے گی۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے وہ دوست جن میں مندرجہ بالا اوصاف پائے جاتے ہوں اپنی جماعت کے امیر یا صدر کی سفارش کے ساتھ درخواست کریں نقول اسناد جن سے امیدوار میں ان اوصاف کے پائے جانے کی تصدیق ہوتی ہو درخواست کے ساتھ شامل کی جاویں۔ یہ درخواستیں ۳۰؍۱۲؍۶۱ء تک ناظر صاحب بیت المال کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں

—— ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ ——

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حسب سابق احباب کی سہولت کے لئے دفتر الفضل عارضی طور پر جلسہ گاہ کے احاطہ میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

جملہ احباب ۲۶، ۲۷، ۲۸؍دسمبر ۱۹۶۱ء الفضل سے متعلقہ امور کے سلسلہ میں وہاں تشریف لائیں۔ (مینیجر)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں